

چالیس احادیث مبارکہ

سلسلہ أربعينات

هَذَا يَتْلُوهُ الطَّالِبُ
فِي
فَضْلِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ
﴿فصل آل خلفاء راشدين﴾

عبد السلام الدکتور محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز



چالیس احادیث مبارکہ

سلسلہ أربعینات

هَدَايَةُ الطَّالِبِينَ

فِي

فَضَائِلِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ رضي الله عنهم

﴿فَضَائِلُ خُلَفَاءِ رَاشِدِينَ﴾ رضي الله عنهم

تأليف

شیخ الاسلام الکتور محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز

365-ایم، ماڈل ٹاؤن، لاہور، فون: 8514 3516 140-140-111 (42-92)+

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور، فون: 37237695 (42-92)+

www.Minhaj.org - www.Minhaj.biz

جملہ حقوق بحق تحریک منہاج القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب : **هَدَايَةُ الطَّالِبِينَ فِي فَصَائِلِ الْخُلَفَاءِ**

الرَّاشِدِينَ ﷺ

﴿فَصَائِلِ خُلَفَاءِ رَاشِدِينَ﴾

تالیف : **شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری**

معاون ترجمہ و تخریج : **حافظ ظہیر احمد الاسنادی**

اہتمام اشاعت : **فرید ملٹ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ Research.com.pk**

مطبع : **منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور**

اشاعت اول : **اگست 2011ء**

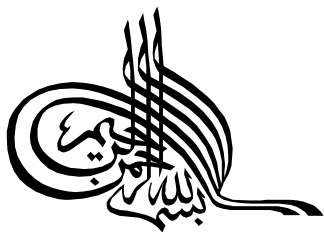
تعداد : **1,200**

قیمت : **50/- روپے**



نوٹ : شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور خطبات ویلکچرز کی کیسٹس اور CDs و DVDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے تحریک منہاج القرآن کے لیے وقف ہے۔
(ڈائریکٹر منہاج القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk



مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلَى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ
مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالْثَّقَلَيْنِ
وَالْفَرِيقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَمِنْ عَجَمٍ

﴿صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ﴾

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔اے) ۱-۴ / ۱-۸۰ پی آئی وی،
 مؤرخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومتِ بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل و ایم
 ۴ / ۷۳-۹۷۰، مؤرخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومتِ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی
 چٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۶۷-این۔۱ / ۱ اے ڈی (لابریری)، مؤرخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛
 اور حکومتِ آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت / انتظامیہ ۶۳-۸۰۶۱ /
 ۹۲، مؤرخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصنیف
 کردہ کتب تمام تعلیمی اداروں کی لائبریریوں کے لیے منظور شدہ ہیں۔

حرفِ آغاز

فرمانِ رسول اللہ ﷺ کے مطابق تمام صحابہ کرام عادل، ستاروں کی مانند ہیں اور اہل زمین کے لیے باعثِ امان و نجات ہیں۔ مگر جملہ صحابہ کرام ﷺ میں خلفاء راشدین کو جو مقام و مرتبہ حاصل ہے وہ مقام و مرتبہ ہی ان نفوسِ قدسیہ کی ایمانی فضیلت اور ذاتِ مصطفیٰ ﷺ سے غیر معمولی وابستگی کی دلیل ہے۔ ان خلفاء راشدین نے اپنے احساسِ ذمہ داری، فلاح و بہبود عامہ، تبلیغِ اسلام اور انتہائی کٹھن وقت میں اپنے صبر و استقامت کی بدولت یہ ثابت کر دیا کہ ان کا انتخاب حق اور شوکت و غلبہٴ دین کا باعث تھا۔

ان میں سے ہر ایک کی شخصیت آسمانِ رشد و ہدایت پر جگمگاتے ہوئے ستاروں کی سی حیثیت رکھتی ہے۔ خلیفہٴ اول سیدنا صدیق اکبر ﷺ کے اوصافِ حمیدہ کا یہ عالم کہ سرورِ دو عالم ﷺ نے فرمایا: 'اپنی جان و مال (قربان کرنے) کے اعتبار سے ابو بکر بن ابی قحافہ سے بڑھ کر مجھ پر زیادہ احسان کرنے والا کوئی نہیں ہے۔' خلیفہٴ ثانی سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ وہ ہستی ہیں کہ جن کی موافقت میں وحی الہی نازل ہوتی اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: 'اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا۔' خلیفہٴ ثالث سیدنا عثمان غنی ذو النورین رضی اللہ عنہ کی عظمت کا یہ عالم کہ انہوں نے بارہا زبانِ نبوت سے جنت کی نوید پائی اور جن کے لیے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: 'میری

اُمت میں سب سے زیادہ حیا دار عثمان بن عفان ہے، خلیفہ چہارم مولائے کائنات حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے لیے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے، اور جن کی امامت و ولایت کا انکار اعلان مصطفیٰ ﷺ کا انکار ہے۔“

دور حاضر میں مادیت و جہالت اور فرقہ پرستی کی تاریکیاں ایمان و یقین کے اجالوں کو نگلنے کے لیے بے چین ہیں۔ ایسے دور پر آشوب میں خلفائے راشدین کی حیثیت ایک شمع ہدایت کی ہے کہ جس سے مادیت زدہ دلوں کو شوکت ایمان کے اجالے عطا ہوں گے اور انسانیت کو صبر و برداشت کا مادہ اور امن و آشتی کا پیغام ملے گا۔ ان ہستیوں نے درس گاہ نبوت سے علم و حکمت کی اس طرح خوشہ چینی کی کہ ان کی بوریا نشینی شاہان عالم کے تخت زرنگار کے لیے قابل رشک بن گئی۔ یہ وہ مقبولانِ بارگاہ نبوت ہیں کہ جن کی بزرگی و فضیلت کا اعتراف صرف اپنے ہی نہیں بلکہ اغیار بھی نہایت عزت و توقیر سے کرتے ہیں۔ مگر عصر حاضر کے بعض کوتاہ بین اور کج فکر لوگ ایسے بھی ہیں جو عقل و دانش کا لبادہ اوڑھ کر انہیں تضحیک و توہین کا نشانہ بنانا اپنے علم و فن کا کمال سمجھتے ہیں۔

اس لیے وقت کا تقاضا ہے کہ عہد حاضر کے مسلمانوں کے ذہن و فکر میں عظمتِ اسلاف اور بالخصوص خلفائے راشدین کی یاد تازہ کی جائے ان کے اسلام پر کیے گئے احسانات کا تذکرہ کیا جائے اور ان کے فضائل و مناقب کے بیان سے دلوں

کی سختی کو نرمی میں بدلا جائے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی نے جس طرح باطل کے سامنے دیگر محاذوں پر بند باندھا اسی طرح انہوں نے تذکرہ محبت و عظمتِ اہل بیت، دفاعِ شانِ خلفاءِ راشدین اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے پرچم کو بھی سرنگوں نہ ہونے دیا۔

اللہ تعالیٰ ان کی اس سعی کو مقبول و منظور بنائے اور انہیں عمرِ خضر عطا فرمائے۔ (آمین بجاہِ سید المرسلین ﷺ)

(حافظ ظہیر احمد الاسنادی)

ریسرچ اسکالر، فریڈملت ریسرچ انسٹی ٹیوٹ

الْأَحَادِيثُ النَّبَوِيَّةُ

۱۔ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ. ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، قَالَ عِمْرَانُ: فَلَا أَدْرِي: أَذَكَرَ بَعْدَ قَرْنِهِ قَرْنَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا. ثُمَّ إِنَّ بَعْدَكُمْ قَوْمًا يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ، وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ، وَيَنْذُرُونَ وَلَا يَفُونَ، وَيُظْهَرُ فِيهِمُ السَّمَنُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری بہترین امت میرے زمانہ کی ہے پھر ان کے زمانہ کے بعد کے لوگ اور پھر ان کے زمانہ کے بعد کے لوگ (حضرت عمران رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے یاد نہیں کہ آپ ﷺ نے اپنے زمانہ کے بعد دو زمانوں کا ذکر فرمایا یا تین زمانوں کا)۔ (فرمایا:) پھر تمہارے بعد ایسی قوم آئے گی کہ وہ گواہی دیں گے حالانکہ

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب فضائل أصحاب النبي ﷺ، ۳/۱۳۳۵، الرقم: ۳۴۵۰، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب فضل الصحابة ثم الذين يلوونهم ثم الذين يلوونهم، ۴/۱۹۶۴، الرقم: ۵۲۳۵۔

ان سے گواہی طلب نہیں کی جائے گی۔ وہ خیانت کریں گے اور ان پر اعتماد نہیں کیا جائے گا۔ وہ نذریں مانیں گے مگر ان کو پورا نہیں کریں گے اور ان میں موٹاپا ظاہر ہو گا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲. عَنْ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: وَعَظَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا بَعْدَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مَوْعِظَةً بَلِيغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ وَوَجَلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ، فَقَالَ رَجُلٌ: إِنَّ هَذِهِ مَوْعِظَةٌ مُودِعٍ فَمَاذَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: أَوْصِيكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ، فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ يَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا، وَإِيَّاكُمْ وَمُحَدَّثَاتِ الْأُمُورِ، فَإِنَّهَا ضَلَالَةٌ، فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ، فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ، عَصُوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِدِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهٍ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا

۲: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب العلم، باب ما جاء في الأخذ بالسنة واجتناب البدع، ۴/۵، الرقم: ۲۶۷۶، وأبو داود في السنن، كتاب السنة، باب في لزوم السنة، ۴/۲۰۰، الرقم: ۴۶۰۷، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب اتباع سنة الخلفاء الراشدين المهديين، ۱/۱۵، الرقم: ۴۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴/۱۲۶، والحاكم في المستدرک، ۱/۱۷۴، الرقم: ۳۲۹۔

حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ لَيْسَ لَهُ عِلَّةٌ.

”حضرت عرباض بن ساریہ ؓ سے روایت ہے کہ ایک دن حضور نبی اکرم ﷺ نے فجر کی نماز کے بعد ہمیں نہایت فصیح و بلیغ وعظ فرمایا، جس سے آنکھوں میں آنسو جاری ہو گئے اور دل کاٹنے لگے۔ ایک شخص نے کہا: یہ تو الوداع ہونے والے شخص کے وعظ جیسا (خطاب) ہے۔ یا رسول اللہ! آپ ہمیں کیا وصیت فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں پرہیزگاری اور سننے اور ماننے کی وصیت کرتا ہوں، خواہ تمہارا حاکم حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔ اس لیے کہ تم میں سے جو زندہ رہے گا وہ بہت سے اختلاف دیکھے گا۔ خبردار (شریعت کے خلاف) نئی باتوں سے بچنا کیوں کہ یہ گمراہی کا راستہ ہے لہذا تم میں سے جو یہ زمانہ پائے تو وہ میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت کو اختیار کر لے، تم لوگ (میری سنت کو) دانتوں سے مضبوطی سے پکڑ لینا (یعنی اس پر سختی سے کاربند رہنا)۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے اور اس میں کوئی علت نہیں ہے۔

۳. عَنْ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ ؓ يَقُولُ: وَعَظَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

۳: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب اتباع سنة الخلفاء الراشدين المهديين، ۱/۱۶، الرقم: ۴۳، وأحمد بن حنبل في —

مَوْعِظَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ وَوَجَلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ هَذِهِ لَمَوْعِظَةٌ مُودَّعٍ فَمَاذَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا؟ قَالَ: قَدْ تَرَكْتُكُمْ عَلَى الْبَيْضَاءِ لَيْلَهَا كَنَهَارُهَا لَا يَزِيغُ عَنْهَا بَعْدِي إِلَّا هَالِكٌ مَنْ يَعِشُ مِنْكُمْ فَسِيرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا فَعَلَيْكُمْ بِمَا عَرَفْتُمْ مِنْ سُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ عَصُوا عَلَيْهَا بِالْأَوَّاجِدِ وَعَلَيْكُمْ بِالطَّاعَةِ وَإِنْ عَبْدًا حَبَشِيًّا فَإِنَّمَا الْمُؤْمِنُ كَالْجَمَلِ الْأَنْفِ حَيْثُمَا قِيدَ انْقَادًا.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَأَحْمَدُ وَأَبُو نُعَيْمٍ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَا: وَهَذَا حَدِيثٌ جَيِّدٌ مِنْ صَحِيحِ حَدِيثِ الشَّامِيِّينَ.

”حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ایسی نصیحت فرمائی جس سے لوگوں کی آنکھیں بہنے لگیں اور دل دہل گئے، ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے تو ہمیں ایسی نصیحت فرمائی جیسے آپ ہمیں

..... المسند، ۱۲۶/۴، الرقم: ۱۷۱۸۲، وأبو نعيم في المسند المستخرج، ۱/۳۵-۳۶، الرقم: ۲، والحاكم في المستدرک، ۱/۱۷۵، الرقم: ۳۳۱، والطبرانی في المعجم الكبير، ۱۸/۲۴۷، الرقم: ۶۱۹۔

رخصت فرما رہے ہوں۔ ہم سے کوئی عہد بھی لے لیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں ایسے منور دین پر چھوڑے جا رہا ہوں جس کے شب و روز برابر ہیں، اس دین سے وہی رُگردانی کرے گا جس کی قسمت میں بربادی ہے، تم میں سے جو لوگ میرے بعد زندہ رہیں گے وہ ایک زبردست اختلاف دیکھیں گے تو تم میری سنت اور خلفائے راشدین کی سنت کو پہچان کر دانتوں سے مضبوط پکڑ لینا اور اطاعت کو اپنے اوپر لازم کر لینا اگرچہ تمہارا امیر ایک حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو، کیوں کہ مومن کی مثال اونٹ کی طرح ہے کہ جس کے ہاتھ اس کی ٹکیل ہو اس کا مطیع فرمانبردار ہوتا ہے۔“

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، احمد، ابو نعیم اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم اور ابو نعیم نے اس کے رواۃ کو ثقات کہا ہے اور اس حدیث کو شامیوں کی صحیح روایات میں سے جید قرار دیا۔

۴. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَعِدَ أُحُدًا، وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ، فَرَجَفَ بِهِمْ، فَقَالَ: اثْبُتْ أُحُدُ، فَإِنَّمَا

۴: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب فضائل أصحاب النبي

ﷺ، باب فضائل أبي بكر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، ۳/ ۱۳۴۴، الرقم: ۳۴۷۲،

والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في مناقب عثمان بن

عفان رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، ۵/ ۶۲۴، الرقم: ۳۶۹۷، وأبو داود في السنن، كتاب

السنة، باب في الخلفاء، ۴/ ۲۱۲، الرقم: ۴۶۵۱۔

عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ، وَشَهِيدَانِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ.

”حضرت انس بن مالک ﷺ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ جبلِ اُحد پر تشریف لے گئے اور آپ ﷺ کے ہمراہ حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان (رضی اللہ عنہ) بھی تھے، اچانک پہاڑ اُن (کی آمد) کے باعث (جوشِ مسرت سے) جھومنے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے اُحد! ٹھہر جا، تیرے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔“

اسے امام بخاری، ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

۵. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنِّي لَوَاقِفٌ فِي قَوْمٍ فَدَعَا اللَّهُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَقَدْ وُضِعَ عَلَى سَرِيرِهِ، إِذَا رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي قَدْ وَضَعَ مِرْفَقَهُ عَلَى مَنْكَبِي يَقُولُ: رَحِمَكَ اللَّهُ، إِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو أَنْ يَجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ، لِأَنِّي كَثِيرًا مِمَّا كُنْتُ أَسْمَعُ

۵: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب قول النبي

ﷺ: لو كنت متخذًا خليلاً، ۳/ ۱۳۴۵، الرقم: ۳۴۷۴،

ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل

عمر ﷺ، ۴/ ۱۸۵۸، الرقم: ۲۳۸۹۔

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: كُنْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَفَعَلْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَأَنْطَلَقْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَإِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو أَنْ يَجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَهُمَا، فَالْتَفْتُ فَإِذَا هُوَ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: (حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد) میں لوگوں کے ہمراہ کھڑا تھا جنہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے لیے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی۔ اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ (کی میت) کو چارپائی پر رکھا جا چکا تھا، اچانک ایک شخص میرے پیچھے سے آیا اور اپنی کہنی میرے کندھے پر رکھ کر (حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو میت سے مخاطب ہو کر) کہنے لگا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے، میں امید کرتا تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ رکھے گا کیوں کہ میں اکثر سنتا تھا کہ حضور نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے: میں، ابو بکر اور عمر تھے، اور میں نے ابو بکر اور عمر نے (فلاں کام) کیا، میں، ابو بکر اور عمر (فلاں جگہ) گئے۔ مجھے امید واثق ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ رکھے گا۔ (حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ) میں اُس شخص کی طرف متوجہ ہوا تو (کیا دیکھتا ہوں) وہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۶. عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَائِطٍ مِنْ حَائِطِ الْمَدِينَةِ، هُوَ مُتَكِيٌّ يَرْكُزُ بَعُودٍ مَعَهُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّينِ، إِذَا اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ. فَقَالَ: افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ: فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ. فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ. قَالَ: ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ. فَقَالَ: افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، قَالَ: فَذَهَبْتُ إِذَا هُوَ عُمَرُ. فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ. ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ. قَالَ: فَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تَكُونُ قَالَ: فَذَهَبْتُ إِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ. قَالَ: فَفَتَحْتُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ. قَالَ: وَقُلْتُ الَّذِي قَالَ: فَقَالَ: اَللَّهُمَّ، صَبْرًا. أَوْ اَللَّهُ الْمُسْتَعَانُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

”حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضور نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ کے ایک باغ میں تکیہ لگا کر بیٹھے ہوئے تھے، اور ایک لکڑی سے گیلی

۶: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب مناقب عمر بن الخطاب رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، ۳/ ۱۳۵۰، الرقم: ۳۴۹۰، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، باب من فضائل عثمان بن عفان رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، ۴/ ۱۸۶۷، الرقم: ۲۴۰۳۔

مٹی کھرچ رہے تھے، ایک شخص نے دروازہ پر دستک دی، آپ ﷺ نے فرمایا: دروازہ کھول کر اس (آنے والے) کو جنت کی بشارت دے دو، حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے کہا: آنے والے حضرت ابوبکر تھے، میں نے دروازہ کھول کر ان کو جنت کی بشارت دے دی۔ پھر ایک شخص نے دروازہ پر دستک دی، آپ ﷺ نے فرمایا: دروازہ کھول کر اس (آنے والے) کو (بھی) جنت کی بشارت دے دو، حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں کہ میں گیا تو وہ حضرت عمر تھے، میں نے دروازہ کھول کر ان کو بھی جنت کی بشارت دے دی، پھر ایک شخص نے دروازہ پر دستک دی، نبی اکرم ﷺ بیٹھ گئے اور فرمایا دروازہ کھول دو اور اس (آنے والے) کو مصیبتوں کے ساتھ جنت کی بشارت دے دو، میں نے جا کر دروازہ کھولا تو وہ حضرت عثمان بن عفانؓ تھے، میں نے دروازہ کھولا اور ان کو جنت کی بشارت دی، اور جو کچھ حضور ﷺ نے فرمایا تھا وہ بھی کہہ دیا تو انہوں نے کہا: اے اللہ صبر عطا فرما، یا اللہ تجھ ہی سے مدد طلب کی گئی ہے۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

۷. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أُرِيتُ

۷: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، مناقب عمر بن

الخطاب ﷺ، ۳/۱۳۴۷، الرقم: ۳۴۷۹، ومسلم في الصحيح،

كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل عمر ﷺ، ۴/۱۸۶۰۔

فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَنْزَعُ بَدْلُو بَكْرَةَ عَلَى قَلْبٍ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَزَرَ
 ذُنُوبًا أَوْ ذُنُوبَيْنِ نَزَعًا ضَعِيفًا وَاللَّهُ يَعْفُرُ لَهُ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ
 الْخَطَّابِ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا يَفْرِي فَرِيَّهُ حَتَّى رَوَى
 النَّاسُ وَضَرَبُوا بِعَطَنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: خواب میں مجھے دکھایا گیا کہ میں ایسے کنوئیں سے ڈول کے ساتھ پانی نکال رہا ہوں، جس پر چرخی لگی ہوئی ہے۔ پھر ابو بکر آئے اور انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے لیکن کمزوری کے ساتھ، اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمائے۔ اس کے بعد عمر بن خطاب آئے تو وہ ڈول ایک بڑے ڈول میں بدل گیا اور میں نے کسی بھی جوان مرد کو اس طرح کام کرتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ تمام لوگ جانوروں کو سیراب کر کے ان کے ٹھکانے پر لے گئے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۸. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنْفِيَّةِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي: أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ

۸: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب أصحاب النبي ﷺ، باب

قول النبي ﷺ: لو كنت متخذًا خليلاً، ۳/ ۱۳۴۲، الرقم:

۳۴۶۸، وأبو داود في السنن، كتاب السنة، باب في التفضيل،

۴/ ۲۰۶، الرقم: ۴۶۲۹، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة،

۱/ ۳۲۱، الرقم: ۴۴۵۔

بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: أَبُو بَكْرٍ، قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ عُمَرُ.
وَحَشِيتُ أَنْ يَقُولَ عُثْمَانُ، قُلْتُ: ثُمَّ أَنْتَ؟ قَالَ: مَا أَنَا إِلَّا رَجُلٌ مِنَ
الْمُسْلِمِينَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

”حضرت محمد بن حنفیہ ﷺ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: میں نے
اپنے والد (حضرت علی ﷺ) سے دریافت کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے بعد سب
سے بہتر کون شخص ہے؟ انہوں نے فرمایا: ابوبکر ﷺ پھر میں نے کہا: ان کے بعد؟
انہوں نے فرمایا: عمر ﷺ۔ تو میں نے اس خوف سے کہ اب وہ حضرت عثمان ﷺ کا
نام لیں گے خود ہی کہہ دیا کہ پھر آپ ہیں؟ آپ ﷺ نے (بطور عاجزی) فرمایا:
نہیں میں تو مسلمانوں میں سے ایک عام مسلمان ہوں۔“

اس حدیث کو امام بخاری، ابوداؤد اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۹. عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا نَقُولُ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ
لَا نَعْدِلُ بِأَبِي بَكْرٍ أَحَدًا ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ ثُمَّ نَتْرُكُ أَصْحَابَ

۹: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب فضائل أصحاب النبي

ﷺ، باب مناقب عثمان بن عفان ﷺ، ۳/۱۳۵۲، الرقم:

۳۴۹۴، وأبو داود في السنن، كتاب السنة، باب في التفضيل،

۴/۲۰۶، الرقم: ۴۶۲۷۔

النَّبِيِّ ﷺ لَا نَفَاضِلَ بَيْنَهُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں حضرت ابو بکر کے برابر کسی کو شمار نہیں کرتے تھے۔ پھر اُن کے بعد حضرت عمر کو، پھر ان کے بعد حضرت عثمان کو اُن کے بعد ہم باقی اصحاب رسول کو ایک دوسرے پر فضیلت نہیں دیتے تھے۔“

اس حدیث کو امام بخاری اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

۱۰. عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي رَأَيْتُ كَأَنَّ دُلُومًا دُلِّيَ مِنَ السَّمَاءِ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا، فَشَرِبَ شُرْبًا ضَعِيفًا ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا، فَشَرِبَ حَتَّى تَضَلَّعَ، ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا، فَشَرِبَ حَتَّى تَضَلَّعَ، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا فَانْتَشَطَتْ وَانْتَضَحَ عَلَيْهِ مِنْهَا شَيْءٌ.

۱۰: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة ﷺ، باب

من فضائل عمر ﷺ، ۴/ ۱۸۶۱، الرقم: ۲۳۹۲، وأبو داود في

السنن، كتاب السنة، باب في الخلفاء، ۴/ ۲۰۸، الرقم: ۴۶۳۷،

وأحمد بن حنبل في المسند، ۵/ ۲۱، الرقم: ۲۳۸۷۳، وابن أبي

شيبه في المصنف، ۶/ ۳۵۶، الرقم: ۳۲۰۰۱۔

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت سمرہ بن جندب ؓ سے مروی ہے کہ ایک آدمی حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میں نے (خواب میں) دیکھا کہ گویا ایک ڈول آسمان سے لٹکایا گیا ہے۔ پس حضرت ابوبکر ؓ آئے اور اس کو کناروں سے پکڑ کر بمشکل پیا۔ (مراد ان کے دور خلافت کی مشکلات ہیں)۔ پھر حضرت عمر ؓ آئے اور اسے کناروں سے پکڑ کر پیا یہاں تک کہ خوب شکم سیر ہو گئے۔ پھر حضرت عثمان ؓ آئے اور اس کو کناروں سے پکڑ کر پیا۔ پھر حضرت علی ؓ آئے تو انہوں نے اسے کناروں سے پکڑا تو وہ ہل گیا اور اس میں سے کچھ پانی ان کے اوپر گر گیا۔“

اس حدیث کو امام مسلم، ابوداؤد، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے مذکورہ الفاظ ابوداؤد کے ہیں۔

۱۱. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَخْرُجُ عَلَى

۱۱: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في مناقب أبي بكر وعمر رضي الله عنهما كليهما، ۶۱۲/۵، الرقم: ۳۶۶۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱۵۰/۳، الرقم: ۱۲۵۳۸، وعبد بن حميد في المسند، ۳۸۸/۱، الرقم: ۱۲۹۸، والحاكم في المستدرک، ۲۰۹/۱، الرقم: ۴۱۸۔

أَصْحَابِهِ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ. وَهُمْ جُلُوسٌ وَفِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ. فَلَا يَرْفَعُ إِلَيْهِ أَحَدٌ مِنْهُمْ بَصَرَهُ إِلَّا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ. فَإِنَّهُمَا كَأَنَّا يَنْظُرَانِ إِلَيْهِ، وَيَنْظُرُ إِلَيْهِمَا، وَيَتَبَسَّمَانِ إِلَيْهِ وَيَتَبَسَّمُ إِلَيْهِمَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حُمَيْدٍ وَالْحَاكِمُ.

”حضرت انس بن مالک ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ مہاجرین و انصار صحابہ کرام ﷺ کی مجلس میں تشریف لایا کرتے۔ (صحابہ کرام ﷺ) بیٹھے ہوتے اور ان میں حضرت ابوبکر ﷺ اور حضرت عمر ﷺ بھی موجود ہوتے۔ ان صحابہ کرام ﷺ میں سے کوئی بھی حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف نظریں اٹھا کر نہیں دیکھتا تھا سوائے حضرت ابوبکر ﷺ اور حضرت عمر ﷺ کے۔ سو یہ دونوں حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف دیکھا کرتے تھے اور آپ ﷺ ان دونوں کی طرف دیکھا کرتے۔ وہ دونوں آپ ﷺ کی طرف دیکھ کر مسکراتے تھے اور آپ ﷺ ان دونوں کی طرف دیکھ کر تبسم فرمایا کرتے تھے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد، ابن حمید اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۱۲. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا

۱۲: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في مناقب أبي بكر وعمر رضي الله عنهما، ۶۱۶/۵، الرقم: ۳۶۸۰، وابن —

مِنْ نَبِيِّ إِلَّا لَهُ وَزِيرَانِ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ وَوَزِيرَانِ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ،
فَأَمَّا وَزِيرَايَ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ فَجَبْرِئِيلُ وَمِيكَائِيلُ، وَأَمَّا وَزِيرَايَ مِنْ
أَهْلِ الْأَرْضِ فَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ الْجَعْدِ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ:
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

”حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے
فرمایا: ہر نبی کے لیے دو وزیر آسمان والوں میں سے اور دو وزیر زمین والوں میں سے
ہیں۔ سو آسمان والوں میں سے میرے دو وزیر، جبرائیل و میکائیل علیہما السلام ہیں اور
زمین والوں میں سے میرے دو وزیر ابوبکر اور عمر ہیں۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن الجعد، احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔
امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

..... الجعد في المسند، ۱/۲۹۸، الرقم: ۲۰۲۶، وأحمد بن حنبل
في فضائل الصحابة، ۱/۱۶۴، الرقم: ۱۵۲، والحاكم في
المستدرک، ۲/۲۹۰، الرقم: ۳۰۴۷۔

۱۳. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى لَيَرَاهُمْ مَنْ تَحْتَهُمْ كَمَا تَرَوْنَ النُّجُومَ الطَّالِعَ فِي أَفْقِ السَّمَاءِ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ مِنْهُمْ وَأُنْعِمَا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اعلیٰ اور بلند درجات والوں کو نچلے درجات والے ایسے دیکھیں گے جیسے تم آسمان کے افق پر طلوع ہونے والے ستارے کو دیکھتے ہو اور بیشک ابوبکر و عمر ان (بلند درجات والوں) میں سے ہیں اور نہایت اچھے ہیں۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

۱۳: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب أبي بكر الصديق رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، ۶۰۷/۵، الرقم: ۳۶۵۸، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فضل أبي بكر الصديق رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، ۳۷/۱، الرقم: ۹۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۹۳/۳، الرقم: ۱۱۹۰۰، وأيضاً في فضائل الصحابة، ۱/۱۶۸، الرقم: ۱۶۲۔

۱۴. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ: هَذَا السَّمْعُ وَالْبَصَرُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ قَانِعٍ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت عبد اللہ بن حنطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو فرمایا: یہ دونوں (میرے لیے) کان اور آنکھ کی حیثیت رکھتے ہیں۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور ابن قانع نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس کی سند صحیح ہے۔

۱۵. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ:

۱۴: أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ فِي السَّنَنِ، كِتَابُ الْمَنَاقِبِ، بَابُ فِي مَنَاقِبِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، ۶۱۳/۵، الرَّقْمُ: ۳۶۷۱، وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِي فَصَائِلِ الصَّحَابَةِ، ۴۳۲/۱، الرَّقْمُ: ۶۸۶، وَابْنُ قَانِعٍ فِي مَعْجَمِ الصَّحَابَةِ، ۱۰۰/۲، الرَّقْمُ: ۵۵۰، وَالْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ، ۷۳/۳، الرَّقْمُ: ۴۴۳۲۔

۱۵: أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ فِي السَّنَنِ، كِتَابُ الْمَنَاقِبِ، بَابُ مَنَاقِبِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، ۶۱۰/۵، الرَّقْمُ: ۳۶۶۴، وَابْنُ —

هَذَا نِ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيَّ
وَالْمُرْسَلِينَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ غَرِيبٌ.

”حضرت انس بن مالک ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے
حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے بارے میں فرمایا: یہ دونوں انبیاء و مرسلین کے علاوہ
اولین و آخرین میں سے تمام عمر رسیدہ جنتیوں کے سردار ہیں۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی
نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۶. عَنْ حُذَيْفَةَ ؓ، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ:
إِنِّي لَا أَدْرِي مَا قَدَرُ بَقَائِي فِيكُمْ؟ فَاقْتَدُوا بِالَّذِينَ مِنْ بَعْدِي وَأَشَارَ

..... ماجه في السنن، المقدمة، باب فضل أبي بكر الصديق ﷺ،

۳۸/۱، الرقم: ۱۰۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ۸۰/۱،

الرقم: ۶۰۲، وأبو يعلى في المسند، ۴۰۵/۱، الرقم: ۵۳۳۔

۱۶: أخرجه الترمذی في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب عمار

بن یاسر رضی اللہ عنہما، ۶۶۸/۵، الرقم: ۳۷۹۹، وأيضاً في كتاب

المناقب، باب مناقب أبي بكر وعمر رضي الله عنهما كليهما، —

إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ:
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ انہوں نے بیان کیا: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بیشک میں (اپنے آپ) نہیں جانتا کہ کتنی مدت تمہارے درمیان رہوں گا۔ سو تم میرے بعد ان لوگوں کی پیروی کرنا۔ یہ فرماتے ہوئے آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کی طرف اشارہ فرمایا۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

وفي رواية: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: مَا أَظُنُّ رَجُلًا
يَنْتَقِصُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يُحِبُّ النَّبِيَّ ﷺ.

..... ۶۱۰/۵، الرقم: ۳۶۶۳، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب
فضل أبي بكر الصديق ﷺ، ۳۷/۱، الرقم: ۹۷، وأحمد بن
حنبل في المسند، ۳۸۵/۵، الرقم: ۲۳۳۲۴، وابن حبان في
الصحيح، ۳۲۸/۱۵۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ. (۱)

”ایک روایت میں امام محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں یہ خیال نہیں کرتا کہ جو شخص حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کی تنقیص کرتا ہے وہ حضور نبی اکرم ﷺ سے محبت رکھتا ہو۔“

اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۷. عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ آتَى أَهْلَ الْبَيْعِ فَيُحْشَرُونَ مَعِيَ، ثُمَّ أَنْتَظِرُ أَهْلَ مَكَّةَ. حَتَّى أُحْشَرَ بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ.

(۱) أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في مناقب عمر بن الخطاب رحمہ اللہ، ۶۱۸/۵، الرقم: ۳۶۸۵، وابن عدي في الكامل، ۲۴۳/۴، الرقم: ۱۰۷۱، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۳۸۲/۴۴۔

۱۷: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في مناقب عمر بن الخطاب رحمہ اللہ، ۶۲۲/۵، الرقم: ۳۶۹۲، وابن حبان في الصحيح، ۳۲۴/۱۵، الرقم: ۶۸۹۹، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ۳۵۱/۱، الرقم: ۵۰۷، والحاكم في المستدرک، ۵۰۵/۲، الرقم: ۴۷۳۲، وأيضاً، ۷۲/۳، الرقم: ۴۴۲۹۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (قیامت کے دن) سب سے پہلے جس کے لیے زمین کھلے گی وہ میں ہوں پھر ابوبکر کے لیے اور پھر عمر کے لیے پھر اہل بقیع کی باری آئے گی اور ان کو میرے ساتھ اکٹھا کیا جائے گا پھر میں اہل مکہ کا انتظار کروں گا یہاں تک کہ حرمین شریفین کے درمیان لوگوں کے ساتھ جمع کیا جاؤں گا۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن حبان اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۱۸. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: أُرِي اللَّيْلَةَ رَجُلٌ صَالِحٌ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ نِيطَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَنِيطَ عُمَرُ بِأَبِي بَكْرٍ، وَنِيطَ عُثْمَانُ بِعُمَرَ. قَالَ: جَابِرٌ: فَلَمَّا قُمْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قُلْنَا: أَمَّا الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَرَسُولُ اللَّهِ

۱۸: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب السنة، باب في الخلفاء،

۲۰۸/۴، الرقم: ۴۶۳۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۳۵۵،

الرقم: ۱۴۸۶۳، وابن حبان في الصحيح، ۳۴۳/۱۵، الرقم:

۶۹۱۳، والحاكم في المستدرک، ۷۵/۳، الرقم: ۴۴۳۹۔

ﷺ، وَأَمَّا تَنَوُّطُ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ، فَهُمْ وِلَاةٌ هَذَا الْأَمْرِ الَّذِي بَعَثَ اللَّهُ بِهِ نَبِيَّهُ ﷺ.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: گزشتہ رات ایک نیک آدمی کو خواب دکھایا گیا کہ ابوبکر کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ منسلک کر دیا گیا اور عمر کو ابوبکر کے ساتھ اور عثمان کو عمر کے ساتھ۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی مجلس سے اٹھے تو ہم نے کہا: اس نیک آدمی سے مراد تو خود حضور نبی اکرم ﷺ ہی ہیں۔ رہا بعض کا بعض سے منسلک ہونا تو وہ ان کا اس ذمہ داری کو سنبھالنا ہے جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے حضور نبی اکرم ﷺ کو مبعوث فرمایا تھا۔“

اس حدیث کو امام ابو داود، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۱۹. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَبُو بَكْرٍ، وَخَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ، عُمَرُ.

۱۹: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فضل عمر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، ۳۹/۱، الرقم: ۱۰۶، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۱۹۹/۷۔

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَأَبُو نُعَيْمٍ وَابْنُ عَدِيٍّ. وَقَالَ ابْنُ عَدِيٍّ: وَلِحَبِيبِ بْنِ أَبِي الْعَالِيَةِ أَحَادِيثٌ وَلَيْسَتْ بِالكَثِيرَةِ وَأَرْجُو أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ وَبِرِوَايَاتِهِ.

”حضرت عبداللہ بن سلمہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت علی رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا، آپ فرما رہے تھے: رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے افضل حضرت ابوبکر رحمہ اللہ ہیں اور حضرت ابوبکر رحمہ اللہ کے بعد سب سے افضل حضرت عمر رحمہ اللہ ہیں۔“

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، ابونعیم اور ابن عدی نے روایت کیا ہے۔ امام ابن عدی نے فرمایا: حبیب بن عالیہ نے کثرت سے احادیث روایت نہیں کیں اور میں امید رکھتا ہوں کہ اس میں اور اس کی مرویات میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۲۰. عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا،

..... ۲۰۰، وابن عدی فی الکامل، ۴۰۸/۲، الرقم: ۵۲۷،
والخطیب البغدادی فی تاریخ بغداد، ۲۱۳/۵، الرقم: ۲۶۸۶،
وابن عساکر فی تاریخ مدینۃ دمشق، ۴۴/۲۱۶۔

۲۰: أخرجه الدارمي في السنن، باب الفتيا وما فيه من الشدة، ۷۱/۱،
الرقم: ۱۶۶، وابن أبي شيبة في المصنف، ۵۴۴/۴، الرقم:
۲۲۹۹۴، والحاكم في المستدرک، ۲۱۶/۱، الرقم: ۴۳۹، وابن
سعد في الطبقات الكبرى، ۳۶۶/۲، وابن عبد البر في جامع بيان
العلم وفضله، ۵۷/۲-۵۸، والخطیب البغدادی فی الفقیہ
والمتفقہ، ۴۹۷/۱-۴۹۸۔

إِذَا سُئِلَ عَنِ الْأَمْرِ فَكَانَ فِي الْقُرْآنِ، أَخْبَرَ بِهِ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي الْقُرْآنِ وَكَانَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، أَخْبَرَ بِهِ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ، فَعَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَإِنْ لَمْ يَكُنْ، قَالَ فِيهِ بِرَأْيِهِ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

”حضرت عبید اللہ بن ابی یزید رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے جب کسی مسئلے کے بارے میں دریافت کیا جاتا تو اگر وہ قرآن میں موجود ہوتا تو وہ اس حوالے سے بتا دیتے تھے اگر وہ قرآن میں موجود نہ ہوتا اور حضور نبی اکرم ﷺ کی سنت مبارکہ سے منقول ہوتا تو وہ اس سے بتا دیتے اگر ایسا بھی نہ ہوتا تو حضرت عمر رحمہ اللہ یا حضرت ابوبکر رحمہ اللہ سے منقول ہو تو وہ اس سے بتا دیتے اور اگر یہ بھی نہ ہوتا تو پھر وہ اپنی رائے کے مطابق جواب دیتے۔“

اسے امام دارمی، ابن ابی شیبہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام بخاری اور مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

۲۱. عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

۲۱: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۷۶/۲، الرقم: ۵۴۶۹، وابن

أبي شيبة في المصنف، ۱۷۶/۶، الرقم: ۳۰ ۴۸۴، وابن عساكر

في تاريخ مدينة دمشق، ۱۱۶/۳۸، والهيثم في مجمع الزوائد،

۵۸/۹-۵۹

ذَاتَ غَدَاةٍ بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ فَقَالَ: رَأَيْتُ قُبَيْلَ الْفَجْرِ كَأَنِّي أُعْطِيتُ الْمَقَالِيدَ وَالْمَوَازِينَ. فَأَمَّا الْمَقَالِيدُ فَهَذِهِ الْمَفَاتِيحُ، وَأَمَّا الْمَوَازِينَ، فَهِيَ الَّتِي تَزْنُونَ بِهَا، فَوَضَعْتُ فِي كِفَّةٍ وَوَضَعْتُ أُمَّتِي فِي كِفَّةٍ فَوُزِنْتُ بِهِمْ، فَرَجَحْتُ. ثُمَّ جِئَءَ بِأَبِي بَكْرٍ، فَوُزِنَ بِهِمْ، فَوُزِنَ ثُمَّ جِئَءَ بِعُمَرَ، فَوُزِنَ بِهِمْ، فَوُزِنَ، ثُمَّ جِئَءَ بِعُثْمَانَ فَوُزِنَ بِهِمْ، ثُمَّ رُفِعَتْ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرَجَالُهُ ثِقَاتٌ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک دن سورج طلوع ہونے کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ ہماری طرف تشریف لائے اور فرمایا: میں نے فجر سے تھوڑا پہلے خواب میں دیکھا گویا مجھے چابیاں اور ترازو عطاء کیے گئے ہیں۔ مقالید تو یہ چابیاں ہیں اور ترازو وہ ہیں جن کے ساتھ تم وزن کرتے ہو۔ سو مجھے ایک پلڑے میں رکھا گیا اور میری امت کو دوسرے پلڑے میں پھر وزن کیا گیا تو میرا پلڑا بھاری تھا۔ پھر ابو بکر کو لایا گیا پھر اس کا وزن میری امت کے ساتھ کیا گیا تو ان کا پلڑا بھاری تھا۔ پھر عمر کو لایا گیا اور ان کا وزن میری امت کے ساتھ کیا گیا تو ان کا پلڑا بھاری تھا۔ پھر عثمان کو لایا گیا اور ان کا وزن میری امت کے ساتھ کیا گیا پھر وہ پلڑا اٹھا لیا گیا۔“

اس حدیث کو امام احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا: اس کے رجال ثقاہت ہیں۔

۲۲. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: ثَلَاثَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ أَصْبَحَ قُرَيْشٍ وَجُوهًا، وَأَحْسَنُهَا أَخْلَاقًا، وَأَثْبَتُهَا حَيَاءً، إِنْ حَدَّثُوكَ لَمْ يَكْذِبُوكَ، وَإِنْ حَدَّثْتَهُمْ لَمْ يَكْذِبُوكَ: أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ، وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ رضی اللہ عنہ.
رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَأَبُو نُعَيْمٍ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

”حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: قریش میں سے تین افراد ایسے ہیں جو سب سے زیادہ روشن چہرے والے، سب سے زیادہ حسنِ اخلاق کے حامل اور حیاء کے اعتبار سے سب سے زیادہ ثابت قدم ہیں۔ اگر وہ تمہارے ساتھ بات کریں تو جھوٹ نہیں بولیں گے اور اگر تم اُن کے ساتھ بات کرو گے تو تمہیں نہیں جھٹلائیں گے، وہ حضرت ابو بکر، حضرت ابو عبیدہ بن الجراح اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ہیں۔“

۲۲: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۵۶/۱، الرقم: ۱۶، وأبو

نعيم في حلية الأولياء، ۵۶/۱، والهيثمي في مجمع الزوائد،

-۱۵۷/۹

اس حدیث کو امام طبرانی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا: اس کی اسناد حسن ہے۔

۲۳. عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ وَهُوَ مُسَجًى بِثَوْبِهِ قَدْ قَضَى نَحْبَهُ فَجَاءَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ فَكَشَفَ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ: رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ أَبَا حَفْصٍ، فَوَ اللَّهُ، مَا بَقِيَ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَحَدٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَلْقَى اللَّهَ تَعَالَى بِصَحِيفَتِهِ مِنْكَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُعَيْمٍ وَالْحَاكِمُ.

”حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے (وصال کے بعد ان کے) پاس موجود تھا اس حال میں کہ انہیں کفن میں لپیٹا جا چکا تھا اور وہ (شہادت پا کر) اپنی نذر پوری کر چکے تھے کہ اسی دوران حضرت علی رضی اللہ عنہ وہاں تشریف لے آئے تو آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے چہرے سے کپڑا ہٹا کر (ان کو

۲۳: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱/۱۰۹، الرقم: ۸۶۶، وأبو نعیم في مسند أبي حنيفة رضی اللہ عنہ، ۱/۲۸، وابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۳۵۹، الرقم: ۳۲۰۱۸، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۳/۳۷۰، والحاكم في المستدرک، ۳/۱۰۰، الرقم: ۴۵۲۳۔

مخاطب کر کے) کہا: اے اباحفص! اللہ تعالیٰ کی آپ پر رحمت ہو، اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ کے بعد مجھے کوئی شخص آپ سے زیادہ محبوب نہ رہا تھا کہ جس کے مصحف نما چہرے کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرتا۔“

اس حدیث کو امام احمد، ابن ابی شیبہ، ابونعیم اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

وفي رواية: عَنْ سَالِمٍ قَالَ: جَاءَ أَهْلُ نَجْرَانَ إِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالُوا: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، كِتَابُكَ بِيَدِكَ، وَشِفَاعَتُكَ بِلِسَانِكَ، أَخْرَجَنَا عُمَرُ مِنْ أَرْضِنَا فَأَرَدْنَا إِلَيْهَا فَقَالَ لَهُمْ عَلِيٌّ: وَيَحْكُمُ إِنَّ عُمَرَ كَانَ رَشِيدَ الْأَمْرِ وَلَا أُغَيِّرُ صُنْعَةَ عُمَرَ.
رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ (۱)

”ایک روایت میں حضرت سالم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ اہل نجران حضرت

(۱) أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، كتاب الفضائل، ما ذكر في فضل عمر بن الخطاب رضي الله عنه، ۳۵۷/۶، الرقم: ۳۲۰۰۴، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ۳۶۶/۱، الرقم: ۵۳۷، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱۲۰/۱۰، الرقم: ۲۰۱۶۲، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ۱۸۵/۶، الرقم: ۳۲۴۰، والحموي في معجم البلدان، ۲۶۹/۵۔

علیؑ کے پاس آئے اور کہا: اے امیر المؤمنین! آپ کا نامہ اعمال آپ کے ہاتھ میں ہے اور آپ کی شفاعت آپ کی زبان میں ہے۔ ہمیں حضرت عمرؓ نے ہماری زمین سے نکال دیا ہے آپ ہمیں ہماری زمین کی طرف لوٹا دیں۔ حضرت علیؑ نے ان سے کہا: تمہارا برا ہو! بے شک عمر بالکل درست کام انجام دینے والے تھے اور میں ان کا کیا ہوا فیصلہ تبدیل نہیں کروں گا۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ، احمد اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

وفي رواية: عَنْ أَبِي السَّفَرِ قَالَ: رُئِيَ عَلَى عَلِيٍّ بُرْدٌ كَانَ يُكْثَرُ لُبْسُهُ، قَالَ: فَقِيلَ لَهُ: إِنَّكَ لَتُكْثِرُ لُبْسَ هَذَا الْبُرْدِ، فَقَالَ: إِنَّهُ كَسَانِيهِ خَلِيلِي وَصَفِيِّ وَصَدِيقِي وَخَاصِّي عُمَرُ، إِنَّ عُمَرَ نَاصِحَ اللَّهِ فَنَصَحَهُ اللَّهُ ثُمَّ بَكَى. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا. (۱)

”ایک روایت میں حضرت ابوسفر بیان کرتے ہیں کہ حضرت علیؑ کے پاس ایک ایسی چادر دیکھی گئی جو وہ اکثر پہنا کرتے تھے۔ راوی نے بیان کیا: تو ان

(۱) أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، كتاب الفضائل، ما ذكر في

فضل عمر بن الخطاب ص، ۶/۳۵۶، الرقم: ۳۱۹۹۷، وابن

أبي الدنيا في الإخوان/ ۲۴۸، الرقم: ۲۲۱، وابن عساكر في

تاريخ مدينة دمشق، ۴۴/۳۶۳۔

سے کہا گیا کہ آپ کثرت سے یہ چادر (کیوں) پہنتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: بے شک یہ مجھے میرے خلیل، نہایت عزیز اور خاص دوست عمر نے پہنائی تھی۔ بے شک عمر اللہ تعالیٰ کے لیے خالص ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے خالص بھلائی چاہی پھر آپ رونے لگ گئے۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور ابن ابی دنیا نے روایت کیا ہے۔

۲۴. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ عَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ، مِنْ شَعْرِ أَسْوَدَ. فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ ﷺ فَدَخَلَ مَعَهُ، ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَأَدْخَلَهَا، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ ﷺ فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ قَالَ: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ رَاهُوِيَه.

۲۴: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب فضائل أهل بيت النبي ﷺ، ۱۸۸۳/۴، الرقم: ۲۴۲۴، وابن أبي شيبه في المصنف، ۳۷۰/۶، الرقم: ۳۶۱۰۲، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ۶۷۲/۲، الرقم: ۱۱۴۹، وابن راهويه في المسند، ۶۷۸/۳، الرقم: ۱۲۷۱، والحاكم في المستدرک، ۱۵۹/۳، الرقم: ۴۷۰۷۔

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ صبح کے وقت اس حال میں باہر تشریف لائے کہ آپ ﷺ نے ایک چادر اوڑھ رکھی تھی جس پر سیاہ اُون سے کجاووں کے نقش بنے ہوئے تھے۔ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما آئے تو آپ ﷺ نے انہیں اُس چادر میں داخل فرما لیا، پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ آئے اور ان کے ساتھ چادر میں داخل ہو گئے، پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں تو آپ ﷺ نے انہیں بھی چادر میں داخل فرما لیا، پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ آئے تو آپ ﷺ نے انہیں بھی چادر میں داخل فرما لیا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی: ”اے اہل بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دُور کر دے اور تمہیں خوب پاک و صاف کر دے۔“

اس حدیث کو امام مسلم، ابن ابی شیبہ، احمد اور ابن راہویہ نے روایت کیا ہے۔

۲۵. عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيًّا يَوْمَ الطَّائِفِ فَانْتَجَاهُ، فَقَالَ النَّاسُ: لَقَدْ طَالَ نَجْوَاهُ مَعَ ابْنِ عَمِّهِ، فَقَالَ رَسُولُ

۲۵: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب رضي الله عنه، ۶۳۹/۵، الرقم: ۳۷۲۶، وابن أبي عاصم في السنة، ۵۹۸/۲، الرقم: ۱۳۲۱، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۸۶/۲، الرقم: ۱۷۵۶۔

اللَّهُ ﷺ: مَا أَنْتَجِيْتُهُ وَلَكِنَّ اللَّهَ أَنْتَجَاهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَالتَّبْرَانِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

”حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے غزوہ طائف کے موقع پر حضرت علیؓ کو بلایا اور ان سے سرگوشی کی، لوگ کہنے لگے آج آپ ﷺ نے اپنے چچا زاد بھائی کے ساتھ کافی دیر تک سرگوشی کی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے نہیں کی، بلکہ خود اللہ نے اس سے سرگوشی کی ہے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ابی عاصم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۶. عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: آخَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ أَصْحَابِهِ فَجَاءَ عَلِيٌّ تَذْمَعُ عَيْنَاهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَخَيْتَ بَيْنَ أَصْحَابِكَ وَلَمْ تُؤَاخِ بَيْنِي وَبَيْنَ أَحَدٍ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

۲۶: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب علي بن

أبي طالب ؓ، ۶۳۶/۵، الرقم: ۳۷۲۰، والحاكم في

المستدرک، ۱۵/۳، الرقم: ۴۲۸۸، وابن عساكر في تاريخ

مدينة دمشق، ۴۲، الرقم: ۵۱، والنووي في تهذيب الأسماء،

-۳۱۸/۱

أَنْتَ أَخِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے انصار و مہاجرین کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ روتے ہوئے حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے صحابہ کرام میں بھائی چارہ قائم فرمایا لیکن مجھے کسی کا بھائی نہیں بنایا۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: (اے علی!) تم دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہو۔“

اسے امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۷. عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرِ التَّمِيمِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِي عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَسَأَلْتُ: أَيُّ النَّاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ

۲۷: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب فضل فاطمة

بنت محمد ﷺ، ۷۰۱/۵، الرقم: ۳۸۷۴، والحاكم في

المستدرک، ۱۷۱/۳، الرقم: ۴۷۴۴، والطبراني في المعجم

الكبير، ۴۰۳/۲۲، الرقم: ۱۰۰۸، وابن عساكر في تاريخ مدينة

دمشق، ۲۶۳/۴۲، والمزي في تهذيب الكمال، ۵۱۲/۴،

الرقم: ۹۰۶، وقال: حسن غریب۔

ﷺ قَالَتْ: فَاطِمَةُ، فَقِيلَ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَتْ: زَوْجُهَا، إِنْ كَانَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبْرَانِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت جمیع بن عمیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں اپنی خالہ کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے ان سے پوچھا: لوگوں میں حضور نبی اکرم ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب کون تھا؟ آپ نے فرمایا: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا۔ پھر کہا گیا: اور مردوں میں سے (کون سب سے زیادہ محبوب تھا)؟ آپ نے فرمایا: ان کے شوہر اگرچہ مجھے ان کا زیادہ روزے رکھنا اور زیادہ قیام کرنا معلوم نہیں۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۲۸. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ،

۲۸: أخرجه الحاكم في المستدرک، کتاب معرفة الصحابة ﷺ،

۱۳۳/۳، الرقم: ۴۶۲۵، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق،

۳۰۵/۴۲، والسخاوي في مقاصد الحسنة، ۳۹۴/۱، الرقم:

۵۷۸، وقال: صحيح-

وَعَلِيٌّ سَيِّدُ الْعَرَبِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں (تمام) اولادِ آدم کا سردار ہوں اور علی (تمام) عرب کا سردار ہے۔“
اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا اور فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۲۹. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اَلنَّظَرُ إِلَى وَجْهِ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبْرَانِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَشَوَاهِدُهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ ﷺ صَحِيحَةٌ.

وَفِي رَوَايَةٍ عَنْهُ: قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اَلنَّظَرُ إِلَى عَلِيٍّ

۲۹: أخرجه الحاكم في المستدرک، کتاب معرفة الصحابة ﷺ، ۱۵۲/۳، الرقم: ۴۶۸۲، والطبرانی في المعجم الكبير، ۷۶/۱۰، الرقم: ۱۰۰۰۶، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۵/۵، والهيثمی في مجمع الزوائد، ۱۱۹/۹، وابن عساکر في تاریخ مدينة دمشق، ۳۵۱/۴۲، ۳۵۳، ۳۵۵، والديلمي (عن معاذ بن جبل ﷺ) في مسند الفردوس، ۲۹۴/۴، الرقم: ۶۸۶۵۔

عِبَادَةٌ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

وفي رواية: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ، وَأَيْضًا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: النَّظَرُ إِلَى وَجْهِ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَالدَّيْلَمِيُّ.

”حضرت عبد اللہ (بن مسعود) ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: علی کے چہرے کو تکتنا عبادت ہے۔“

اس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے اور حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷺ سے مروی اس کے شواہدات صحیح ہیں۔

ایک روایت میں حضرت عبد اللہ (بن مسعود) ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: علی کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔“

اس حدیث کو امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

ایک روایت میں حضرت انس بن مالک ﷺ سے مروی ہے اور یہی روایت حضرت ابو ہریرہ ﷺ، حضرت معاذ بن جبل ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: علی کے چہرے کو تکتنا عبادت ہے۔“

اس حدیث کو امام ابن عساکر اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

وفي رواية: عَنْ طَلِيقِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: رَأَيْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ النَّظَرَ إِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقِيلَ لَهُ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: اَلنَّظَرُ إِلَى عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اَلنَّظَرُ إِلَى عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ. (۱)

”ایک روایت میں حضرت طلح بن محمد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھ رہے تھے۔ کسی نے ان سے پوچھا (کہ آپ ایسا کیوں کر رہے ہیں؟) انہوں نے فرمایا: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: علی کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما دونوں نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: علی کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔“

(۱) أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱۰۹/۱۸، الرقم: ۲۰۷،
والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰۹/۹، وابن عساكر في تاريخ
مدينة دمشق، ۳۵۵/۴۲۔

اس حدیث کو امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

۳۰. وفي رواية: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: رَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ يُكْثِرُ النَّظَرَ إِلَى وَجْهِ عَلِيٍّ فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَتِ، أَرَاكَ تُكْثِرُ النَّظَرَ إِلَى وَجْهِ عَلِيٍّ فَقَالَ: يَا بُنَيَّةُ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: النَّظَرُ إِلَى وَجْهِ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

وفي رواية: عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ الصَّدِيقَةِ ابْنَةِ الصَّدِيقِ، حَبِيبَةِ حَبِيبِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ لِأَبِي: إِنِّي أَرَاكَ تُطِيلُ النَّظَرَ إِلَى عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ؟ فَقَالَ لِي: يَا بُنَيَّةُ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: النَّظَرُ فِي وَجْهِ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

وفي رواية: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اَلنَّظَرُ إِلَى عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

”ایک روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے

۳۰: أخرجه ابن عساکر في تاريخ مدينة دمشق، ۴۲/۳۵۵، ۳۵۰،

والزمخشري في مختصر كتاب الموافقة/ ۱۴۔

اپنے والد حضرت ابو بکر ﷺ کو دیکھا کہ وہ کثرت سے حضرت علی ﷺ کے چہرے کی طرف دیکھا کرتے تھے۔ سو میں نے ان سے پوچھا: اے ابا جان! کیا وجہ ہے کہ آپ کثرت سے حضرت علی ﷺ کے چہرے کی طرف تکتے رہتے ہیں؟ حضرت ابو بکر صدیق ﷺ نے فرمایا: اے میری بیٹی! میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے سنا: علی کے چہرے کو تکنا عبادت ہے۔“

اس حدیث کو امام ابن عساکر نے بیان کیا ہے۔

ایک روایت میں حضرت عروہ ﷺ، حضرت عائشہ صدیقہ بنت صدیق، حبیبہ، حبیب اللہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: میں نے اپنے والد (حضرت ابو بکر ﷺ) سے عرض کیا: بے شک میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ حضرت علی ﷺ کو ٹکلی باندھ کر دیکھتے ہیں (اس کی کیا وجہ ہے)؟ تو انہوں نے فرمایا: اے میری بیٹی! میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: علی کے چہرے کی تکنا عبادت ہے۔“

اس حدیث کو امام ابن عساکر نے بیان کیا ہے۔

ایک روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ نے بیان کیا: حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: علی کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔“

اس حدیث کو امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

۳۱. وفي رواية: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا يَقُولُ: رَجَعَ عُثْمَانُ إِلَى عَلِيٍّ فَسَأَلَهُ الْمَصِيرَ إِلَيْهِ فَصَارَ إِلَيْهِ فَجَعَلَ يُحَدِّثُ النَّظَرَ إِلَيْهِ. فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: مَا لَكَ يَا عُثْمَانُ، مَا لَكَ تُحَدِّثُ النَّظَرَ إِلَيَّ؟ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: النَّظَرُ إِلَى عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

”ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، کی طرف آئے اور انہیں اپنے پاس آنے کے لیے کہا، سو (جب) حضرت علی رضی اللہ عنہ، ان کے پاس آئے تو وہ انہیں لگاتار (بغیر نظر ہٹائے) دیکھنے لگے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اے عثمان! کیا ہوا؟ کیا وجہ ہے کہ آپ مجھے اس طرح مسلسل نگاہ جمائے دیکھ رہے ہیں؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے سنا ہے: علی کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔“ اس حدیث کو امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

۳۲. وفي رواية: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ذِكْرُ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

۳۱: أخرجه ابن عساکر في تاريخ مدينة دمشق، ۴۲/۳۵۰۔

۳۲: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ۲/۲۴۴، الرقم: ۱۳۵۱،

وابن عساکر في تاريخ مدينة دمشق، ۴۲/۳۵۶۔

”ایک روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: علی کا ذکر کرنا عبادت ہے۔“

اس حدیث کو امام دیلمی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

۳۳. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ عَلَى حِرَاءٍ هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِهْدَأْ، فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صَدِيقٌ أَوْ شَهِيدٌ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ حرا پہاڑ پر تشریف فرما تھے اور آپ کے ساتھ حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بھی تھے اتنے میں پہاڑ لرزاں ہو گیا تو آپ

۳۳: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة ﷺ، باب من فضائل طلحة والزبير رضي الله عنهما، ۴/ ۱۸۸۰، الرقم: ۲۴۱۷، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في مناقب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، ۵/ ۶۲۴، الرقم: ۳۶۹۶، والنسائي في السنن الكبرى، ۵/ ۵۹، الرقم: ۸۲۰۷۔

ﷺ نے فرمایا: ٹھہر جا، کیوں کہ تیرے اوپر نبی، صدیق اور شہید کے سوا کوئی اور نہیں ہے۔“

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۴. عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: عَشْرَةٌ فِي الْجَنَّةِ: أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ، وَالزُّبَيْرُ، وَطَلْحَةُ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ، وَأَبُو عُبَيْدَةَ، وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: فَعَدَّ هَؤُلَاءِ التَّسْعَةَ وَسَكَتَ عَنِ الْعَاشِرِ فَقَالَ الْقَوْمُ: نَشْذُكَ بِاللَّهِ يَا أَبَا الْأَعْمُورِ، مَنِ الْعَاشِرُ؟ قَالَ: نَشْذُتُمُونِي بِاللَّهِ أَبُو الْأَعْمُورِ فِي الْجَنَّةِ.

۳۴: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب عبد الرحمن بن عوف رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، ۶۴۸/۵، الرقم: ۳۷۴۸، والنسائي في السنن الكبرى، ۵۶/۵، الرقم: ۸۱۹۵، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱/۱۸۸، الرقم: ۱۶۳۱، وابن حبان في الصحيح، ۴۶۳/۱۵، الرقم: ۷۰۰۲، والبخاري في التاريخ الكبير، ۲۷۳/۵، الرقم: ۸۸۴۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ
وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيرِ: أَصَحُّ.

”حضرت سعید بن زیدؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
دس آدمی جنتی ہیں، (اور وہ یہ ہیں) ابوبکر جنتی ہے، اور عمر جنتی ہے، اور عثمان، علی،
زبیر، طلحہ، عبد الرحمن، ابو عبیدہ اور سعد بن ابی وقاصؓ (جنتی ہیں، راوی بیان
کرتے ہیں کہ حضرت سعید بن زید نو آدمیوں کا نام گن کر دسویں پر خاموش ہو گئے۔
لوگوں نے کہا: ابو اعمور! ہم آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتے ہیں (بتائیے) دسواں
آدمی کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: تم نے مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم دی ہے، (دسواں) ابو
اعمور (یعنی سعید بن زید خود) جنتی ہیں۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔
امام ترمذی نے السنن میں اور امام بخاری نے التاريخ الكبير میں اس حدیث کو اصح
(صحیح ترین) کہا ہے۔

۳۵. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

۳۵: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب عبد
الرحمن بن عوف الزهري رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، ۶۴۷/۵، الرقم: ۳۷۴۷،
والنسائي في السنن الكبرى، ۵۶/۵، الرقم: ۸۱۹۴، وابن ماجه
(عن سعید بن زید رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) في السنن، المقدمة، باب فضائل —

أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ..... الحديث. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ وَأَحْمَدُ.

”حضرت عبد الرحمن بن عوف ﷺ روایت بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ابو بکر جنتی ہے، عمر جنتی ہے، عثمان جنتی ہے اور علی جنتی ہے۔..... الحديث۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۳۶. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَخْنَسِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ فَذَكَرَ رَجُلٌ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَامَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ ﷺ فَقَالَ: أَشْهَدُ عَلَى

..... العشرة ﷺ، ۴۸/۱، الرقم: ۱۳۳، وأحمد بن حنبل في المسند،

۱۹۳/۱، الرقم: ۱۶۷۵، وابن حبان في الصحيح، ۴۶۳/۱۵،

الرقم: ۷۰۰۲، وأبو يعلى في المسند، ۱۴۷/۲، الرقم: ۸۳۵۔

۳۶: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب السنة، باب في الخلفاء،

۲۱۱/۴، الرقم: ۴۶۴۹، وأحمد بن حنبل في المسند،

۱۸۸/۱، الرقم: ۱۶۳۱، وابن حبان في الصحيح، ۴۵۴/۱۵،

الرقم: ۶۹۹۳، وابن أبي شيبة في المصنف، ۳۵۱/۶، الرقم:

۳۱۹۵۳، والشاشي في المسند، ۲۳۵/۱، الرقم: ۱۹۲،

والطبراني في المعجم الأوسط، ۳۳۹/۴، الرقم: ۴۳۷۴۔

رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنِّي سَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُولُ: عَشْرَةٌ فِي الْجَنَّةِ: النَّبِيُّ ﷺ فِي الْجَنَّةِ، وَأَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ..... الحديث.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حَبَّانَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت عبد الرحمن بن اُخسؓ سے مروی ہے کہ وہ مسجد میں تھے کہ ایک آدمی نے حضرت علیؓ کا (غلط انداز سے) تذکرہ کیا تو حضرت سعید بن زیدؓ کھڑے ہو گئے اور فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: دس آدمی جنتی ہیں، حضور نبی اکرم ﷺ (سب سے پہلے) جنتی ہیں اور ابو بکر جنتی ہیں، اور عمر جنتی ہیں، اور عثمان جنتی ہیں، اور علی جنتی ہیں۔..... الحديث۔“

اس حدیث کو امام ابو داود، احمد، ابن حبان اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۳۷. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ظَالِمٍ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقُلْتُ: أَلَا تَعْجَبُ مِنْ هَذَا الظَّالِمِ أَقَامَ خُطْبَاءَ يَشْتُمُونَ عَلِيًّا فَقَالَ:

۳۷: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ۵/۵، الرقم: ۸۱۹۰، وأيضاً في فضائل الصحابة، ۲۷/۱، الرقم: ۸۷، وأحمد بن —

أَوْ قَدْ فَعَلُوهَا؟ أَشْهَدُ عَلَى التَّسْعَةِ أَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ، وَلَوْ شَهِدْتُ عَلَى
 الْعَاشِرِ لَصَدَقْتُ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى حِرَاءٍ، فَتَحَرَّكَ
 فَقَالَ: أَتُبْتُ حِرَاءً، فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ قُلْتُ:
 وَمَنْ كَانَ عَلَى حِرَاءٍ؟ فَقَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ،
 وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ،
 وَسَعْدٌ. قُلْنَا: فَمَنْ الْعَاشِرُ؟ قَالَ: أَنَا.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْحَاكِمُ.

”حضرت عبد اللہ بن ظالم بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سعید بن زید
 سے ملاقات کے لیے حاضر ہوا تو میں نے عرض کیا: کیا آپ اس ظالم شخص سے
 تعجب نہیں کرتے جس نے حضرت علیؑ کو برا بھلا کہنے کے لیے خطباء مقرر کیے
 ہوئے ہیں، تو انہوں نے کہا: کیا واقعی اس نے ایسا کیا ہے؟ میں نو افراد کی گواہی دیتا
 ہوں کہ وہ جنتی ہیں اور اگر میں دسویں شخص (کے جنتی ہونے) کی بھی گواہی دوں تو
 یقیناً میں سچا ہوں۔ ایک دفعہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حرا پہاڑ پر تھے تو وہ

..... حبل في المسند، ۱/۱۸۸، الرقم: ۱۶۳۸، ۱۶۴۴، وابن أبي

شيبه في المصنف، ۶/۳۵۱، الرقم: ۳۱۹۴۸، والبخار في

المسند، ۴/۹۱، الرقم: ۱۲۶۳، والحاكم في المستدرک،

۵۰۹/۳، الرقم: ۵۸۹۸۔

(مارے خوشی کے) تھر تھرانے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے حرا! ٹھہرا جا، تجھ پر سوائے نبی یا صدیق یا شہید کے اور کوئی نہیں ہے، میں نے عرض کیا: حرا پر کون کون تھا؟ تو آپ نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ کی ذات اقدس اور ابوبکر، اور عمر اور عثمان اور علی، اور زبیر اور عبد الرحمن بن عوف، اور سعد رضی اللہ عنہ تھے، ہم نے کہا: سو دسواں آدمی کون ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: دسواں آدمی میں ہوں۔“

اس حدیث کو امام نسائی، احمد، ابن ابی شیبہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۳۸. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَرْحَمُ أُمَّتِي بِأُمَّتِي أَبُو بَكْرٍ وَأَشَدُّهُمْ فِي أَمْرِ اللَّهِ عُمَرُ وَأَصْدَقُهُمْ حَيَاءُ عُثْمَانُ الحديث.

وَزَادَ ابْنُ مَاجَهَ وَأَبُو يَعْلَى: وَأَفْضَاهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

۳۸: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب معاذ بن جبل رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، ۶۶۵/۵، الرقم: ۳۷۹۱، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فضائل أصحاب رسول الله ﷺ، ۵۵/۱، الرقم: ۱۵۴، والنسائي في السنن الكبرى، ۶۷/۵، الرقم: ۸۲۴۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲۸۱/۳، الرقم: ۱۴۰۲۲، وأبو يعلى في المسند، ۱۴۱/۱۰، الرقم: ۵۷۶۳، والحاكم في المستدرک، ۴۷۷/۳، الرقم: ۵۷۸۴۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

”حضرت انس بن مالک ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت پر سب سے زیادہ مہربان ابوبکر ہیں اور اللہ کے احکامات کے معاملے میں سب سے زیادہ شدت کرنے والے عمر ہیں اور حیاء کے اعتبار سے سب سے سچے عثمان ہیں۔“

امام ابن ماجہ اور ابویعلیٰ نے ان الفاظ کا اضافہ کیا: ”اور ان میں سب سے بہتر فیصلہ کرنے والے علی ہیں۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام حاکم نے بھی فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

وفي رواية: عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَرْحَمُ أُمَّتِي أَبُو بَكْرٍ، وَأَشَدُّهُمْ فِي اللَّهِ عُمَرُ، وَأَكْرَمُ حَيَاءٍ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، وَأَقْضَاهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ. (١)

(١) أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٦٤/٤١.

”ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سب سے زیادہ رحم دل ابو بکر ہیں اور اللہ کے دین کے معاملے میں سب سے زیادہ سخت عمر ہیں اور حیا میں سب سے مکرم عثمان بن عفان ہیں اور سب سے بہتر فیصلہ کرنے والے علی ہیں۔“

اس حدیث کو امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

۳۹. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَشَيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَذَبَحَتْ لَنَا شَاةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لِيَدْخُلَنَّ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: لِيَدْخُلَنَّ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَدَخَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: لِيَدْخُلَنَّ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ، اِنْ شِئْتَ فَاجْعَلْهُ عَلِيًّا، فَدَخَلَ عَلِيٌّ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالتَّيَالِسِيُّ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا

۳۹: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳/۳۸۷، الرقم: ۱۵۲۰۱،
والتيالسي في المسند، ۱/۲۳۴، الرقم: ۱۶۷۴، وابن أبي شيبة في
المصنف، ۶/۳۵۱، الرقم: ۳۱۹۵۲، والحاكم في المستدرک،
۳/۱۴۶، الرقم: ۴۶۶۱، والطبراني في المعجم الأوسط، ۸/۴۱،
الرقم: ۷۸۹۷۔

حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک انصاری خاتون کے گھر گئے، اس نے ہمارے لیے بکری ذبح کی۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (ابھی یہاں) ضرور اہل جنت میں سے ایک شخص داخل ہوگا، تو (اسی وقت) حضرت ابو بکر ﷺ داخل ہوئے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: (ابھی یہاں) ضرور اہل جنت میں سے ایک شخص داخل ہوگا سو (اسی وقت) حضرت عمر رضی اللہ عنہ داخل ہوئے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: (ابھی یہاں) ضرور اہل جنت میں سے ایک شخص تمہارے پاس آئے گا۔ پھر آپ ﷺ نے کہا: اے اللہ! اگر تیری رضا ہے تو آنے والا علی ہو تو (اسی وقت) حضرت علی رضی اللہ عنہ داخل ہوئے۔“

اس حدیث کو امام احمد، ابن ابی شیبہ اور طحاوی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۴۰. عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَنْ يُؤَمِّرُ بَعْدَكَ؟

۴۰: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱/۱۰۸، الرقم: ۸۵۹، وأيضاً في فضائل الصحابة، ۱/۲۳۱، الرقم: ۲۸۴، وعبد الله بن أحمد في السنة، ۲/۵۴۱، الرقم: ۱۲۵۷، والبزار في المسند، ۳/۳۳، الرقم: ۷۸۳، والحاكم في المستدرک، ۳/۷۳، الرقم: ۴۴۳۴، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۲/۸۶، الرقم: ۴۶۳۔

قَالَ: إِنَّ تَوَمَّرُوا أَبَا بَكْرٍ تَجِدُوهُ أَمِينًا زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا رَاغِبًا فِي الْآخِرَةِ، وَإِنْ تَوَمَّرُوا عُمَرَ تَجِدُوهُ قَوِيًّا أَمِينًا لَا يَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَائِمَةً، وَإِنْ تَوَمَّرُوا عَلِيًّا وَلَا أُرَاكُمْ فَاعْلَيْنِ تَجِدُوهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا يَأْخُذُ بِكُمْ الطَّرِيقَ الْمُسْتَقِيمَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَحْمَدَ وَالْبَزَّازُ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَقَالَ الْمَقْدِسِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

”حضرت علیؑ بیان کرتے ہیں کہ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! آپ کے بعد کس کو امیر بنایا جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم ابو بکر کو امیر بناؤ تو اس کو امانت دار، دنیا سے بے رغبت اور آخرت کا طالب پاؤ گے اور اگر تم عمر کو امیر بناؤ تو اس کو امانت دار اور اللہ کی خاطر کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نڈر پاؤ گے، اور اگر علی کو امیر بناؤ اور مجھے نہیں لگتا کہ تم ایسا کرو گے تو اس کو ہدایت یافتہ اور ہدایت دینے والا پاؤ گے جو تمہیں سیدھی راہ پر چلائے گا۔“

اس حدیث کو امام احمد، عبد اللہ بن احمد، بزار اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ امام مقدسی نے بھی اس کی اسناد کو حسن قرار دیا۔

٤١. عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ﷺ قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ﷺ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فِي مَقْتَلِهِ قَالَ: فَقَالُوا: أَوْصِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ: اسْتَخْلِفْ. قَالَ: مَا أَجِدُ أَحَدًا أَحَقَّ بِهَذَا مِنْ هَؤُلَاءِ النَّفَرِ أَوْ الرَّهْطِ الَّذِينَ تُوَفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ، فَسَمِّيَ عَلِيًّا وَعُثْمَانُ وَالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ وَسَعْدٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ الْحَدِيثُ.
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ حَبَّانَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو يَعْلَى.

”حضرت عمرو بن ميمون بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب ﷺ کو (زخمی حالت میں) دیکھا، پھر راوی ان کے قتل کیے جانے کے بارے میں حدیث بیان کی۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! اپنے جانشین کے لیے وصیت فرما دیں۔ آپ نے فرمایا: میں ان چند حضرات کے سوا اور کسی کو امرِ خلافت کا زیادہ حق دار نہیں پاتا کیوں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے وصال فرمایا تھا تو ان سے راضی تھے پھر آپ ﷺ نے (ان حضرات

٤١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب قصة البيعة

والاتفاق على عثمان بن عفان ﷺ، ٣/١٣٥٣-١٣٥٥، الرقم:

٣٤٩٧، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٣٥٠-٣٥٣، الرقم:

٦٩١٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٤٣٥-٤٣٦، الرقم:

٣٧٠٥٩، وأبو يعلى في المسند، ١/١٨١، الرقم: ٢٠٥-

کے) نام لیے (وہ) حضرت علی، حضرت عثمان، حضرت زبیر، حضرت طلحہ، حضرت سعد اور حضرت عبدالرحمن بن عوف ؓ تھے۔“

اس حدیث کو امام بخاری، ابن حبان، ابن ابی شیبہ اور ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

مصادر التخریج

۱. القرآن الحکیم۔
۲. احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ بن محمد (۱۶۴-۲۴۱ھ/۷۸۰-۸۵۵ع)۔ فضائل الصحابة۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالة۔
۳. احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ بن محمد (۱۶۴-۲۴۱ھ/۷۸۰-۸۵۵ع)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ع۔
۴. بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴-۲۵۶ھ/۸۱۰-۸۷۰ع)۔ الأدب المفرد۔ بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ۱۴۰۹ھ/۱۹۸۹ع۔
۵. بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴-۲۵۶ھ/۸۱۰-۸۷۰ع)۔ التاريخ الكبير۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔
۶. بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴-۲۵۶ھ/۸۱۰-۸۷۰ع)۔ الصحيح۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ع۔
۷. بزار، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (۲۱۰-۲۹۲ھ/۸۲۵-۹۰۸ع)۔

۸۲۵-۹۰۵ء)۔ المسند بیروت، لبنان: ۱۴۰۹ھ۔

۸. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/ ۹۹۴-۱۰۶۶ء)۔ السنن الصغریٰ۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الدار، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۸۹ء۔

۹. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/ ۹۹۴-۱۰۶۶ء)۔ السنن الکبریٰ۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبۃ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء۔

۱۰. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/ ۹۹۴-۱۰۶۶ء)۔ المدخل إلى السنن الکبریٰ۔ الکویت، دار الخلفاء للکتاب الاسلامی، ۱۴۰۴ھ۔

۱۱. ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمیٰ (۲۱۰-۲۷۹ھ/ ۸۲۵-۸۹۲ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ۱۹۹۸ء۔

۱۲. حاکم، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱-۴۰۵ھ/ ۹۳۳-۱۰۱۴ء)۔ المستدرک علی الصحیحین۔ مکہ، سعودی عرب: دار الباز للنشر والتوزیع۔

۱۳. ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰-۳۵۴ھ/

- ٨٨٤-١٩٦٥) - الصحيح - بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ١٤١٤هـ/١٩٩٣ع -
١٤. ابن حجر عسقلاني، احمد بن علي بن محمد بن محمد بن علي بن احمد كناني (٧٧٣-٨٥٢هـ/١٣٧٢-١٤٤٩ع) - الإصابة في تمييز الصحابة - بيروت، لبنان: دار الجليل، ١٤١٢هـ/١٩٩٢ع -
١٥. حسام الدين هندي، علاء الدين علي متقي (م ٩٧٥هـ) - كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال - بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ١٣٩٩/١٩٧٩ -
١٦. حموي، ابو عبد الله ياقوت بن عبد الله (م ٦٢٦هـ) - معجم البلدان - بيروت، لبنان: دار الفكر -
١٧. خطيب بغدادي، ابو بكر احمد بن علي بن ثابت بن احمد بن مهدي بن ثابت (٣٩٢-٤٦٣هـ/١٠٠٢-١٠٧١ع) - تاريخ بغداد - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية -
١٨. خطيب بغدادي، ابو بكر احمد بن علي بن ثابت بن احمد بن مهدي بن ثابت (٣٩٢-٤٦٣هـ/١٠٠٢-١٠٧١ع) - الفقيه والمتفقه - سعودي عرب: دار ابن جوزي ١٤٢١ع -
١٩. خطيب تبريزي، ولي الدين ابو عبد الله محمد بن عبد الله (٥٧٤١هـ) - مشكوة

- المصباح- بيروت، لبنان، دار الكتب العلمية، ١٤٢٤هـ/ ٢٠٠٣ء-
٢٠. دارمي، ابو محمد عبد الله بن عبد الرحمن (١٨١-٢٥٥هـ/ ٧٩٧-٨٦٩ء)-
السنن- بيروت، لبنان: دار الكتب العربي، ١٤٠٧هـ-
٢١. ابو داود، سليمان بن أشعث سجتاني (٢٠٢-٢٧٥هـ/ ٨١٧-٨٨٩ء)-
السنن- بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٤١٤هـ/ ١٩٩٤ء-
٢٢. ديلمى، ابو شجاع شيرويه بن شهر دار بن شيرويه الهمداني (٤٤٥-٥٠٩هـ/
١٠٥٣-١١١٥ء)- مسند الفردوس- بيروت، لبنان: دار الكتب
العلمية، ١٤٠٦هـ/ ١٩٨٦ء-
٢٣. ابن راهويه، ابو يعقوب إسحاق بن إبراهيم بن مخلد بن إبراهيم بن عبد الله
(١٦١-٢٣٧هـ/ ٧٧٨-٨٥١ء)- المسند- مدينه منوره، سعودى عرب:
مكتبة الايمان، ١٤١٢هـ/ ١٩٩١ء-
٢٤. زنجشى، ابو القاسم محمد بن عمر (٥٣٨هـ)- مختصر كتاب الموافقة بين أهل
البيت والصحابه- بيروت، لبنان: دار الكتب الحكمية-
٢٥. سخاوى، ابو عبد الله محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن ابى بكر بن عثمان بن محمد
(٨٣١-٩٠٢هـ/ ١٤٢٨-١٤٩٧ء)- المقاصد الحسنه فى بيان
كثير من الأحاديث المشتهرة على الألسنة- بيروت، لبنان: دار
الكتاب العربي، ١٤٠٥هـ/ ١٩٨٥ء-

٢٦. ابن سعد، ابو عبد الله محمد (١٦٨-٢٣٠هـ/٧٨٤-٨٤٥ع). الطبقات الكبرى- بيروت، لبنان: دار بيروت للطباعة و النشر، ١٣٩٨هـ/١٩٧٨ع.
٢٧. سيوطي، جلال الدين ابو الفضل عبد الرحمن بن ابى بكر بن محمد بن ابى بكر بن عثمان (٨٤٩-٩١١هـ/١٤٤٥-١٥٠٥ع). تاريخ الخلفاء- بغداد، عراق: مكتبة الشرق الجديد.
٢٨. شاشي، ابو سعيد يثيم بن كليب بن شريح (٣٣٥هـ/٩٤٦ع). المسند- مدينة منوره، سعودي عرب: مكتبة العلوم والحكم، ١٤١٠هـ.
٢٩. ابن ابى شيبه، ابو بكر عبد الله بن محمد بن ابراهيم بن عثمان كوفي (١٥٩-٢٣٥هـ/٧٧٦-٨٤٩ع). المصنف- رياض، سعودي عرب: مكتبة الرشد، ١٤٠٩هـ.
٣٠. طبراني، ابو القاسم سليمان بن احمد بن ايوب بن مطير النخعي (٢٦٠-٣٦٠هـ/٨٧٣-٩٧٠ع). مسند الشاميين- بيروت، لبنان: مؤسسة الرساله، ١٤٠٥هـ/١٩٨٤ع.
٣١. طبراني، ابو القاسم سليمان بن احمد بن ايوب بن مطير النخعي (٢٦٠-٣٦٠هـ/٨٧٣-٩٧٠ع). المعجم الأوسط- قاهره، مصر: دار الحرمين، ١٤١٥هـ.

۳۲. طبرانی، ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/ ۸۷۳-۹۷۰ء)۔ المعجم الصغیر۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء۔
۳۳. طبرانی، ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/ ۸۷۳-۹۷۱ء)۔ المعجم الكبير۔ موصل، عراق: مطبعة الزهراء الحديثة۔
۳۴. طبرانی، ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/ ۸۷۳-۹۷۱ء)۔ المعجم الكبير۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔
۳۵. طیاسی، ابو داود سلیمان بن داود جارود (۱۳۳-۲۰۴ھ/ ۷۵۱-۸۱۹ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔
۳۶. ابن ابی عاصم، ابو بکر بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶-۲۸۷ھ/ ۸۲۲-۹۰۰ء)۔ الآحاد والمثاني۔ ریاض، سعودی عرب: دار الراية، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔
۳۷. ابن ابی عاصم، ابو بکر بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶-۲۸۷ھ/ ۸۲۲-۹۰۰ء)۔ السنة۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۰ھ۔
۳۸. ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد النمری، (۳۶۸-۴۶۳ھ/ ۹۷۹-۱۰۷۱ء)۔ جامع بیان العلم وفضله۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء۔

۳۹. عبد اللہ بن احمد بن حنبل (۲۱۳-۲۹۰ھ)۔ السنۃ۔ دمام: دار ابن قیم، ۱۴۰۶ھ۔
۴۰. عبد بن حمید، ابو محمد بن نصر الکسی (۲۴۹ھ/۸۶۳ء)۔ المسند۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنۃ، ۱۴۰۸ھ/۱۹۸۸ء۔
۴۱. عبد الرزاق، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (۱۲۶-۲۱۱ھ/۷۴۴-۸۲۶ء)۔ المصنف۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔
۴۲. ابن عدی، عبد اللہ بن عدی بن عبد اللہ بن محمد ابو احمد جرجانی (۲۷۷ھ-۳۶۵ھ)۔ الکامل فی ضعفاء الرجال۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۹ھ/۱۹۸۸ء۔
۴۳. ابن عدی، عبد اللہ بن عدی بن عبد اللہ بن محمد ابو احمد جرجانی (۲۷۷ھ-۳۶۵ھ)۔ الکامل فی معرفۃ ضعفاء المحدثین۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ ابن تیمیہ، ۱۹۹۳ء۔
۴۴. ابن عساکر، ابو قاسم علی بن الحسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی الشافعی (۴۹۹-۵۷۱ھ/۱۱۰۵-۱۱۷۶ء)۔ تاریخ دمشق الکبیر المعروف ب: تاریخ ابن عساکر۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۹۹۵ء۔
۴۵. ابو عوانہ، یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم بن زید نیشاپوری (۲۳۰-۳۱۶ھ/۸۴۵-۹۲۸ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۹۹۸ء۔

٤٦. ابن قانع، عبد الباقي (٢٦٥-٣٥١هـ) - معجم الصحابة - مدينه منوره، مكتبة الغرباء الاثرية، ١٣١٨هـ -
٤٧. ابن ماجه، ابو عبد الله محمد بن يزيد قزويني (٢٠٩-٢٧٣هـ / ٨٢٤-٨٨٧هـ) - السنن - بيروت، لبنان: دار الكتب العلميه، ١٤١٩هـ / ١٩٩٨ع -
٤٨. مالك، ابن انس بن مالك ﷺ بن ابى عامر بن عمرو بن حارث أصبجى (٩٣- ١٧٩هـ / ٧١٢-٧٩٥هـ) - الموطأ - بيروت، لبنان: دار احياء التراث العربى، ١٤٠٦هـ / ١٩٨٥ع -
٤٩. مزى، ابو الحجاج يوسف بن زكى عبد الرحمن بن يوسف بن عبد الملك بن يوسف بن على (٦٥٤-٧٤٢هـ / ١٢٥٦-١٣٤١ع) - تهذيب الكمال - بيروت، لبنان: مؤسسه الرساله، ١٤٠٠هـ / ١٩٨٠ع -
٥٠. مسلم، ابن الحجاج ابو الحسن القشيري النيسابورى (٢٠٦-٢٦١هـ / ٨٢١-٨٧٥هـ) - الصحيح - بيروت، لبنان: دار احياء التراث العربى -
٥١. مقدسى، عبد الغنى بن عبد الواحد بن على المقدسى، أبو محمد (٥٤١-٦٠٠هـ) - الأحاديث المختارة - مکه المکرّمه، سعودى عرب: مكتبة النهضة الحديثيه، ١٤١٠هـ / ١٩٩٠ع -
٥٢. ملا على قارى، نور الدين على بن سلطان محمد هروى خفى (١٠١٤م / ١٦٠٦ع) - مرقاة المفاتيح - بيروت، لبنان: دار الكتب

العلمية، ١٤٢٢هـ/٢٠٠١ء.

٥٣. مناوى، عبدالرؤف بن تاج العارفين بن على (٩٥٢-١٠٣١هـ/ ١٥٤٥-١٦٢١ء)- فيض القدير شرح الجامع الصغير- مصر: مكتبة تجارية كبرى، ١٣٥٦هـ.

٥٤. نسائى، ابو عبد الرحمن احمد بن شعيب (٢١٥-٣٠٣هـ/٨٣٠-٩١٥ء)- خصائص أمير المؤمنين على بن أبى طالب ؑ- بيروت، لبنان: دار الكتاب العربى، ١٤٠٧هـ/١٩٨٧ء.

٥٥. نسائى، ابو عبد الرحمن احمد بن شعيب (٢١٥-٣٠٣هـ/٨٣٠-٩١٥ء)- السنن- حلب، شام: مكتب المطبوعات، ١٤٠٦هـ/١٩٨٦ء.

٥٦. نسائى، احمد بن شعيب، ابو عبد الرحمن (٢١٥-٣٠٣هـ/٨٣٠-٩١٥ء)- السنن الكبرى- بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٤١١هـ/١٩٩١ء.

٥٧. نسائى، ابو عبد الرحمن احمد بن شعيب (٢١٥-٣٠٣هـ/٨٣٠-٩١٥ء)- فضائل الصحابة- بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٤٠٥هـ/١٩٨٥ء.

٥٨. ابو نعيم، احمد بن عبد الله بن احمد بن إسحاق بن موسى بن مهران أصبهانى (٣٣٦- ٤٣٠هـ/٩٤٨-١٠٣٨ء)- حلية الأولياء وطبقات الأصفياء- بيروت، لبنان: دار الكتب العربى، ١٤٠٥هـ/١٩٨٥ء.

۵۹. ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اُصبہانی (۳۳۶- ۴۳۰ھ/ ۹۴۸-۱۰۳۸ء)۔ المسند المستخرج علی صحیح مسلم۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۹۶ء۔
۶۰. نووی، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (۶۳۱- ۶۷۷ھ/ ۱۲۳۳-۱۲۷۸ء)۔ تہذیب الأسماء واللغات۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۹۹۶ء۔
۶۱. یشی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵- ۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵- ۱۴۰۵ء)۔ مجمع الزوائد۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتب العربی، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔
۶۲. ابو یعلیٰ، احمد بن علی بن ثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰- ۳۰۷ھ/ ۸۲۵-۹۱۹ء)۔ المسند۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱۴۰۴ھ/ ۱۹۸۴ء۔
۶۳. ابو یعلیٰ، احمد بن علی بن ثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰- ۳۰۷ھ/ ۸۲۵-۹۱۹ء)۔ المعجم۔ فیصل آباد، پاکستان: إدارۃ العلوم الأثریہ، ۱۴۰۷ھ۔